سوال

(328) طلاق بائنہ صغریٰ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں یہ کہ مسمی محمد رمضان ولد فضل دین قوم انصاری سکنہ غلام آباد مکان نمبر 328 ڈی تحصیل وضلع فیصل آباد کا ہوں یہ کہ مجھے ایک شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جو ذیل عرض ہے ۔

یہ کہ میری دختر مسمات نسیم اختر کا نکاح ہمراہ مسمی شاہد ندیم ولد فقیر محمد قوم انصاری سید آباد مکان نمبر 161 گلی نمبر 5 فیصل آباد سے ڈیڑھ ماہ قبل کر دیا تھا۔ جب کہ یہ صرف نکاح ہی ہوا تھا ۔ نکاح کے دن ناچلی پیدا ہوگئی کیونکہ برات آئی تو مسمات کے والدین نے کھانا نیچے زمین پر لگایا اور پھر برات والوں کو دعوت دی ۔ اس بات پر دلہا ناراض ہوگیا اور کہنے لگا کہ ہم کمی نہیں ہیں کہ نیچے بیٹھ کر کھانا کھائیں اور اس بات سے غلط جملے استعمال کئے، لہذا کھانا پھر دوبارہ اسٹینڈ پر لگایا گیا ۔ اس کے باوجود خاوند مذکور نے لڑکی والوں سے بہت تکرار کی ۔ اور بہت جھگڑا کیا خاوند مذکور نے اسی بنا پر میری بیٹی نسیم اختر کو کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ میری طرف سے اس کو طلاق طلاق ہے ، میں اسے اپنے ہاں آباد نہیں کر سکتا ۔ برادری والوں نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی مگر اس نے ایک نہ مانی اور براب واپس چلی گئی لڑکی کے باپ نے صلح کی کوشش کس مگر ناکام رہی ۔ بلکہ خاوند مذکور نے اعلانیہ طور پر یہ کہہ دیا ہے کہ میں اسے اپنے گھر آباد نہیں کر سکتا لڑکی جو اس وقت سے اپنے والد کے ہاں کسمپری کی زندگی بسر کر رہی ہے اب علمائے دین سے سوال ہے کہ آیا شرعا مسمات کو یہ طلاق واقع ہوگئی ہے ؟ شرعا جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں ، کذب بیانی ہوگی تو سائلہ خود ذمہ دار ہوگی ، لہذا شرعی فتویٰ صادر فرمائیں ۔

(سائل : محمد رمضان حقیقی باپ مسمات مذکورہ نسیم اختر)

(تصدیق : ہم اس سوال کو حرف بحرف حلفا خدا کو حاضر ناضر جان کر تصدیق کرتے ہیں کہ سوال بالکل صداقت پر مبنی ہے اگر کسی وقت غلط ثابت ہوگا تو ہم اس کے ذمہ دار ہوں گے ۔ لہذا ہمیں شرعی فتویٰ صادر فرمائیں ۔

محمد شریف ولد محمد رمضان قوم انصاری مکان نمبر 122 ۔ حاجی محمد ارائیں ولد خیر دین قوم انصاری محلہ غوثیہ ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال وموافقت سوال بالا باصل واقع صورت مسؤلہ میں طلاق واقع ہو چکی ہے ، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ . (1) صحیح بخاری باب الطلاق فی الاغلاق والکرہ والنسیان ج2ص793و794.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے میری امت کے دل کے خیالات معاف کر رکھے ہیں جب تک میری امت ان خیالات پر عمل نہ کرے یا زبان سے بول کر ادا نہ کرے۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ طلاق خواہ تحریری ہو یا زبانی کلامی ہو دونوں صورتوں میں پڑ جاتی ہے۔

امام ترمذی اس حدیث پر ارقام فرماتے ہیں: والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان الرجل اذا حدث نفسه بالطلاق لم یکن شیا حتی یتکلم به . (2) تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی باب ماجاء فی من یحدث نفسه بطلاق امراته، ج2ص215

''اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ طلاق دہندہ کے خیال سے اس وقت تک طلاق واقع نہ ہوگی جب تک وہ زبان سے طلاق کا لفظ ادا نہ کرے۔

امام ابن قدامہ حنبلی ارقام فرماتے ہیں:

وجملة ذلک اَن الطلاق لایقع اِلا بلفظ فلو نواہ بقلبه من غیر لفظ لم یقع فی قول عامة اَهل العلم منهم عطاء وجابر بن زید وسعید بن جبیر ویحییٰ بن ابی کثیر امام شافعی، امام اسحاق، امام قاسم، امام سالم، امام حسن بصری، امام عامر شعبی۔ ولنا قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز لاَمتی عما حدثت به اَنفسها مالم تتکم به اَو تعمل . (3) رواہ النسائی والترمذی وقال ہذا حدیث صحیح ۔ مغنی ابن قدامہ ج7ص394.

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ طلاق محض دل کے ارادے سے نہیں بلکہ اس وقت پڑتی ہے جب طلاق دہندہ لفظ طلاق زبان سے بول کر ادا کرے گا۔ امام عطاء، یحیی، جابر بن زید، امام شافعی، امام اسحاق، قاسم، سالم حسن بصری اور شعبی وغیرہم کا یہی مذہب وفتویٰ ہے۔

امام مالک کا مشہور مذہب بھی یہ ہے کہ جب نیت اور زبان کی موافقت میں طلاق کا لفظ بولا جائے گا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

فالمشهور عن مالک اَن الطلاق لایقع اِلا بلفظ ونیة (بدایة المجتهد: ج2ص56)

شیخ الکل سید نذیر حسین اور مولانا عبدالحق محدث ملتانی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ''جب شوہر شریعت کے مطابق عورت کو طلاق دے گا زبانی دے یا تحریری تو طلاق خواہ مخواہ پڑ جائے گی۔ (2) فتاویٰ نذیریہ ج3ص73.

مفتی محمد شفیع حنفی آف کراچی کے نزدیک بھی زبانی طلاق واقع ہو جاتی ہے (3) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج2ص658.

لہذا ان احادیث صحیحہ، جمہور اہل علم، تابعین، ائمہ مجتہدین کے مطابق صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہو چکی ہے کہ طلاق دہندہ مسمی شاہد احمد ولد فقیر محمد انصار نے علی رؤس الاشہاد بھری مجلس میں طلاق دی ہے۔ اور یہ طلاق چونکہ قبل مساس واقع ہوئی، لہذا یہ طلاق بائن صغریٰ ہے اور طلاق بائن صغریٰ میں عدت بھی نہیں نکاح اسی وقت ٹوٹ گیا تھا۔ قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ٤٩ ... الأحزاب

اے ایمان والو! جب تم ایماندار عورتوں سے نکاح کرو اور پھر تم جماع سے پہلے ان کو طلاق دے دو تو تمہارے حق میں ان پر کوئی عدت نہیں جو تم اس کو شمار کرو۔ اس صورت میں ان

کوکچھ دے دلاکر فارغ کردو۔ ہاں ،اگر مہر حق ہو تو اس صورت میں قبل جماع طلاق دینے پر اسے مطلقہ بی بی کو طے شدہ مہر کا نصف مہر بھی ملے گا۔،،

جیساکہ سورہ بقرۃ میں ہے :

وَإِن طَلَّقتُموهُنَّ مِن قَبلِ أَن تَمَسّوهُنَّ وَقَد فَرَضتُم لَهُنَّ فَريضَةً فَنِصفُ ما فَرَضتُم إِلّا أَن يَعفونَ أَو يَعفُوَا الَّذى بِيَدِهِ عُقدَةُ... ٢٣٧... البقرة

’’اگر تم ان کو قبل ازوطی طلاق دواور مہر طے ہو تو آدھا مہر ان کوملے گا الا یہ کہ وہ معاف کریں۔ یا شوہر اپنا حصہ معاف کردے۔،،

سید محمد سابق لکھتے ہیں :

يقع الطلاق بكل مايدل على إنهاء العلاقة الزوجية سواء كان ذلک باللفظ أم بالكتابة إلى الزوجة او بالإشارة اخرس او بارسال الرسول والفظ قد يكون صريحا وقد يكون كناية فالصريح هو الذى يفهم من معنى الكلام عنه التلفظ به مثل انت طالق ومطلقة وكل ما اشتق من لفظ الطلاق وقال الشافعى الفاظ الطلاق الصريحة ثلاثة الطلاق والفراق والسراح وهى المذكورة فى القرآن العظيم وقال بعض اهل الظاهر لايقع الطلاق الابهذه الثلاث .(1) فقه السنة : ج2 ص216، 217.

کہ طلاق ہر اس چیز کے ساتھ واقع ہوجاتی ہے جو علاقہ زوجیت کو ختم کرنے والی ہو، خواہ وہ لفظ ہو یا تحریر یا اشارہ یا قاصد جیسے یوں کہنا تجھے طلاق یا تو مطلقہ ہے۔ چونکہ طلاق دہندہ نے یہی الفاظ استعمال کئے ہیں، لہذا طلاق ہوچکی اور نکاح ٹوٹ چکا ہے اور اس طلاق میں عدت بھی نہیں کہ طلاق قبل ازجماع ہوئی ہے۔ یہ جواب بشرط صحت سوال لکھا ہے۔ جو صرف شرعی مسئلہ کا اظہار ہے۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص805

محدث فتویٰ